اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

قادیان دار الامان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸	۸ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش	۵ رمضان ۱۳۵۹ ھ	۸ اکتوبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۲۸

ملکی حفاظت کے لئے اپنے اخراجات میں کفایت سے کام لینے کی ضرورت

تحریک جدید کے مطالبات یوں تو تمام کے تمام ایسے ہیں جن پر عمل کرنا قومی ترقیات کے لئے نہایت ضروری ہے۔ لیکن اس کا ایک مطالبہ تو بالخصوص ایسا ہے۔ جسے کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ موجودہ دور میں جو قوم اُسے نظر انداز کر دے۔ اس کا ہلاکت کے گڑھے میں گر جانا یقینی امر ہے۔ وُہ مطالبہ جو درحقیقت تمام مطالبات کی رُوح رواں اور اس تحریک کی بنیاد اور اساس ہے۔ سادہ زندگی ہے۔ یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ جب سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید جاری فرمائی ہے۔ دُنیا کے حالات میں ایک حیرتناک تغیر پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور اب یوماً فیوماً وُہ تغیر بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ تغیرات جن کا دائرہ بہت وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ تمام دُنیا کو اس امر کی طرف متوجہ کر رہے ہیں۔ کہ سادہ زندگی اختیار کرو۔ اور تعیش کے سامانوں سے پرہیز کرو۔ کیونکہ سادہ زندگی سے قوموں کے اندر جفاکشی اور ہمت کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور تعیش اس کے قویٰ کو مضمحل کر دیتا ہے۔ فرانس کی شکست کے اسباب و علل پر جن مدبرین نے غور کیا ہے۔ وُہ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ عیش پرستی اس کا موجب ہوئی۔ اگر فرانسیسی دن رات رنگ رلیوں میں مشغول نہ رہتے۔ اگر وُہ اپنی طاقتوں کی حفاظت کرتے۔ اور اگر ہمت استقلال اور جفاکشی سے کام لینے کے عادی ہوتے۔ تو ممکن نہ تھا۔ یہ روزِ بد ان کو دیکھنا نصیب ہوتا غرض آرام و آسائش کے سامانوں کا دلدادہ ہونا اور عیش و عشرت میں منہمک رہنا قومی بربادی کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان امور میں توغل کا ایک طبعی نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ مال و دولت کا ضیاع ہوتا ہے اور قوم کا روپیہ ناواجب مصارف کی نذر ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر سادہ زندگی اختیار کی جائے تو نہ مال برباد ہوتا ہے۔ اور نہ قوائے انسانیہ کو ضعف پہونچتا ہے۔ پس تحریک جدید کا یہ مطالبہ قومی ترقیات کی جان ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اسے خاص طور پر پیش نظر رکھے۔ جماعت احمدیہ تو ایک غریب جماعت ہے۔ آج بڑی بڑی مالدار اور دولتمند قومیں اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرنے پر مجبور ہو رہی ہیں۔ چنانچہ انگریزوں کو ہی دیکھ لو۔ اس جنگ سے پہلے ان کی بالکل اور حالت تھی۔

لیکن جب سے جنگ شروع ہوئی ہے انہوں نے اپنی زندگی کے نظام کو یکسر بدل دیا ہے آج انگلستان میں ہر شخص کے کھانے کی مقدار مقرر ہے۔ کوئی شخص ایک چمچہ چائے اور دو چمچہ کھانڈ سے زیادہ استعمال نہیں کر سکتا۔ اسی طرح بجائے کسی اور جگہ سے خریدنے کے انہوں نے اپنے اپنے گھروں میں سبزیوں کی کاشت شروع کی ہوئی ہے۔ بڑے بڑے لارڈوں کی کوٹھیوں اور ان کی چھتوں پر سبزیاں بوئی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور بڑے بڑے نواب اپنے اپنے گھروں میں اپنے ہاتھ سے زمین کھود کر سبزیاں بوتے۔ اور ان کی کاشت کرتے ہیں۔ اسی طرح جرمنی میں لوگوں کو جو ہدایات دی جا رہی ہیں۔ ان کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حال ہی میں جرمنی اور اس کے مقبوضہ ممالک کے باشندوں کو ریڈیو کے ذریعہ سے یہ ہدایات دی گئی ہیں۔ کہ کچی سبزیاں اور پھل کھانا صحت کے لئے نہایت مفید ہے۔ کیونکہ پکانے سے وٹامن ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور ایندھن بھی خرچ ہوتا ہے اسی طرح ایک ہدایت یہ دی گئی ہے۔ کہ دن میں صرف ایک بار برتن دھونے چاہئیں۔ کیونکہ ہر بار کھانے کے وقت برتن دھونا گرم پانی۔ ایندھن سوڈا اور صابن کو ضائع کرنا ہے۔ ناروے کے باشندوں سے کہا گیا ہے۔ کہ خشک گھاس نہایت مقوی شے ہے۔ اس کی بدولت مویشی مضبوط اور توانا رہتے ہیں۔ اس لئے اگر خشک گھاس کو آٹے میں ملا لیا جائے۔ تو نہ صرف صحت اچھی رہیگی۔ بلکہ گندم بھی زیادہ دیر تک جائے گی۔ ہالینڈ میں مرغیاں پالنے والوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جو شخص مستقل طور پر مرغیاں اور بطخیں پالنا چاہتے ہوں۔ انہیں آئندہ اپنے راشن میں سے ان کی خوراک کا بندوبست کرنا پڑیگا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ ہدایات اشیاء خوردنی کی قلت کی وجہ سے دی گئی ہیں۔ مگر اس میں بھی کیا شبہ ہے۔ کہ اگر قوم میں جفاکشی کی عادت نہ ہو۔ اور وہ سادہ زندگی کو اپنا دستور العمل نہ بنائے۔ تو مصیبت کی گھڑیاں گزارنا اس کے لئے سخت مشکل ہو جاتا ہے اور وُہ کامیابی سے ان مراحل کو طے نہیں کر سکتی پس ضروری ہے کہ تمام ہندوستانی سادہ زندگی بسر کریں۔ اور عیش و آرام کے سامانوں سے کم سے کم فائدہ اٹھائیں۔ جو حالات آج یورپ میں پیدا ہیں۔ وُہ کسی وقت ہندوستان میں بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندوستانی ابھی غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔

بے شک ہندوستان ابھی جنگ کی آگ سے دور ہے مگر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کب اور کس وقت آگ کے شعلے ہندوستان تک پہنچ جائیں۔ اور جبکہ ہر وقت اس بات کا امکان ہے۔ تو دور اندیشی کا یہی تقاضا ہے کہ ہندوستانی سادہ زندگی اختیار کریں۔ محنت اور کفایت سے کام لیں۔ سامان زندگی پر زیادہ تر امن کی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ اخاء ۱۳۱۹ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور ضعف کی وجہ سے علیل ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ابھی تک کان میں درد کی تکلیف ہے۔ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو تیز بخار۔ جگر میں ورم۔ گردوں میں سخت تکلیف اور تمام جسم میں درد کی وجہ سے بہت بے چینی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جملہ عوارض کو دور فرما کر بہت جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سندھ کے دورہ سے واپس آ گئے ہیں۔

کل مسماۃ بیدلی بی صاحب زوجہ سید عمر شاہ صاحب سکنہ احمد آباد متصل قادیان بعمر ۸۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

افسوس حکیم محمد فیروز الدین صاحب انسپکٹر بیت المال کا لڑکا یوسف احمد بعمر ۲ سال بعارضہ ٹائیفائیڈ و سرسام چند روز بیمار رہ کر وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے نعم البدل کی جائے۔

رمضان المبارک کے متعلق ایک اہم ہدایت

عن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (بخاری۔ ابوداؤد)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور جھوٹی کارروائیاں کرنا ترک نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی پروا نہیں۔

اعلان ضروری برائے حسابداران صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

رمضان المبارک میں چونکہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر بجائے ساڑھے چار بجے کے ایک بجے بند ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے صیغہ امانت دفتر محاسب میں ذاتی امانتوں کا لین دین بارہ بجے دوپہر تک ہوگا۔ حسابداران مطلع رہیں۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ

ضروری گزارش

احباب کو چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف جو خطوط لکھا کریں۔ ان پر اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط الفاظ میں لکھا کریں۔ تا انہیں جواب نہ ملنے کی شکائت کا موقعہ نہ ملے۔

پرائیویٹ سیکرٹری

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) فیصلہ مثر کھوسلہ کی بناء دعوے دیوانی کی اپیل پر بحث کی سماعت کے لئے آنریبل سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس صاحب نے ۱۲ اکتوبر کی تاریخ معین کر دی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز ۱۲ اکتوبر کو اپیل مذکور پر بحث ہوگی۔ ۱۲ اکتوبر سے ماہ رمضان شروع ہو چکا ہے۔ احمدی احباب دعاؤں میں لگے ہوئے ہونگے اس لئے مقدمہ ہذا کی کامیابی کے لئے بھی دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عصمت اللہ خان ایڈووکیٹ (۲) مولوی محمد علی صاحب مبلغ میانی ڈوگراں سخت بیمار ہو گئے ہیں۔ اگرچہ پہلے سے افاقہ ہے۔ تاہم ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ (۳) ماسٹر عبد الحی خانصاحب کوٹہ بعارضہ سل بیمار ہیں (۴) اہلیہ صاحبہ مولوی سلطان علی صاحب پھیرو چیچی بیمار ہیں (۵) احمد جان صاحب جبل پور کی صحت خراب ہے (۶) بابو محمد عالم صاحب آف افریقہ کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ (۷) شیخ محمد بشیر صاحب آزاد منڈی مریدکے ایک عرصہ سے بیمار اور بے کار ہیں۔ (۸) سید منظور حسین صاحب منیجر رسالہ ہمایوں لاہور تمام جسم پر لاہور سور پھوڑوں کے نکلنے اور بخار وغیرہ کی وجہ سے بیمار ہیں سب کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے میری لڑکی برخوردار فاطمہ کا نکاح میاں احسان الٰہی صاحب پسر مہر غلام حسین صاحب نمبردار شہر سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار مہر پڑھا تھا۔ رخصتانہ ۲۵ ستمبر کو کیا گیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو بابرکت کرے۔ خاکسار اللہ دتا شہر سیالکوٹ

ولادت: (۱) ۸ ستمبر کو خاکسار کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدیق احمد نام تجویز فرمایا ہے (۲) ۲۹ ستمبر کو برادرم جلال الدین صاحب محرر دار القضاء کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشید الدین نام تجویز فرمایا۔ ہر دو کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار شریف احمد مولوی فاضل قادیان (۳) میرے ہاں چھ سات لڑکے پیدا ہوئے۔ مگر قضائے الٰہی سے سب کے سب فوت ہو جاتے رہے۔ اب خدا تعالیٰ نے پھر مجھے ۱ ستمبر کو لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو لمبی عمر عطا کرے۔ اور سلسلہ کا خادم بنائے۔ خاکسار محمد بخش ساکن اٹھوال

دعائے نعم البدل: میری لڑکی عمر ۳ سال ۳۰ ستمبر ۴۰ء کو فوت ہو گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہاں میں تنہا احمدی ہوں۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار محمد حسین از مظفر نگر

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

گزشتہ دو سالوں میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع ماہ فتح مطابق ماہ دسمبر میں جماعت کے جلسہ سے ایک دن قبل منعقد ہوتا رہا ہے۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان دنوں میں مقامی خدام الاحمدیہ کی جلسہ میں شرکت سے جلسہ سالانہ کے انتظامات میں خلل پڑتا ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع کسی اور موقعہ پر ہوا کرے۔ امسال ارادہ تھا کہ ماہ اخاء مطابق ماہ اکتوبر میں سالانہ اجتماع کی تاریخیں رکھی جائیں۔ لیکن امسال ماہ اخاء کے ساتھ چونکہ ماہ رمضان المبارک بھی آتا تھا۔ جس میں روزوں کی وجہ سے کئی اصحاب شریک نہ ہو سکتے تھے۔ اس لئے اس سال کا اجتماع سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی منظوری سے ماہ تبلیغ مطابق ماہ فروری میں منعقد کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ امید ہے کہ ماہ تبلیغ کے اجتماع میں خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی کوشش کریں۔ [illegible] جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء علیہم السلام کے اخلاق فاضلہ اور جنگ

(۱)

انسانی زندگی مختلف حالات میں سے گزرتی ہے۔ کامل نمونہ اور جامع اُسوہ حسنہ صرف وہی نبی یا رسُول ہو سکتا ہے جسے اپنی زندگی میں مختلف دَوروں میں سے گزرنے کا موقعہ ملا ہو۔ اور اس نے ان تمام حالات میں اپنے آپ کو کامل راہنما ثابت کیا ہو۔ انبیاء و مرسلین میں سے تاریخی رنگ میں تمام معتدبہ حالات و اطوارِ زندگی میں سے گزرنے والے صرف سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ یتیمی سے شہنشاہیت تک کے سب مراحل کو آپ نے عبور کیا۔ اور ہر مرحلہ پر اپنے پاک نمونہ کو دُوسروں کے لئے مشعلِ راہ بنایا مکّی زندگی کے دَورِ مظلومیت کا ہر دن اور ہر رات آپ کے صبر و استقلال کا درخشندہ ثبوت ہے۔ مکہ اپنے وطن مالوف سے ہجرت کر جانا۔ تا وہاں خوں ریزی نہ ہو۔ ملک میں جنگ نہ بھڑک اُٹھے۔ آپ کی زندگی میں صلح جوئی کا بے مثال کارنامہ ہے مگر جب ظالموں نے مدینہ میں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ اور حضُور علیہ السلام کو دفاعی طور پر جنگ کرنا پڑی۔ تو دُشمنوں پر غلبہ پا کر انہیں معاف کر دینا عفو کا ایک بے نظیر شاہکار ہے۔ غرض آپ نے صلح بھی کی۔ اور آپ صلح پسندی میں نمونہ تھے۔ اس کے قیام کے لئے آپ نے ہر ممکن قربانی کی۔ پھر آپ نے جنگ بھی کی۔ اور آپ جنگ میں بھی جُرأت و بہادری، انصاف وحق پرستی کا بہترین اُسوہ تھے۔ گویا آپ اخلاقِ فاضلہ کا کامل نمونہ تھے۔ کیونکہ اخلاقِ فاضلہ یہی ہیں۔ کہ ہر فطری قوت کو برمحل استعمال کیا جائے۔ نہ ہر وقت نرمی و لجاجت اخلاق فاضلہ میں داخل ہے۔ اور نہ ہر موقعہ پر سختی اور درشتی اخلاقِ فاضلہ کا جزو ہے۔ وُہ لوگ سخت غلطی کرتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ جنگ کرنا ہر صورت میں ناجائز ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جنگ کا مقصد اور اس کا سبب ہی اس کو بھلا یا بُرا ثابت کرتا ہے پس جو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر محض اس لئے معترض ہوتے ہیں۔ کہ آپ نے جنگیں کیں۔ وُہ سخت غلطی پر ہیں۔ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے بہت سے نبیوں نے جنگیں کیں۔ خود شریعت موسوی کے لانے والے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اپنے دشمنوں سے برسرِ پیکار رہنا پڑا۔ ہندوستان کے رشیوں میں حضرت کرشن بھی خاص عظمت رکھتے ہیں۔ مگر تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ انہیں بھی ظالموں سے لڑنا پڑا۔ پس محض جنگ قابلِ اعتراض نہیں۔ ہاں بلاوجہ جنگ۔ ظالمانہ جنگ اور ناجائز مقاصد کے لئے جنگ حرام ہے۔ قابلِ اعتراض ہے اور ایسی جنگ ہمارے عقیدہ کے رُو سے کسی مقدس نبی یا سچے رشی نے آج تک نہیں لڑی۔ اور نہ ممکن ہے ؏

۲

روزانہ "پرتاپ" لاہور نے ۲۵ اگست کو کرشن نمبر شائع کیا ہے۔ مقالہ افتتاحیہ کا عنوان ہے "اگر آج کرشن بھگوان ہوتے؟" مضمون میں مہابھارت کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ "وہ (کرشن) ایلچی بن کر کوروؤں کے پاس گئے۔ اور کہا۔ کہ صرف پانچ گاؤں پانڈوؤں کو دے دو۔ اس کے معنے یہ تھے۔ کہ انہیں کسی طور بھی پانڈوؤں اور کوروؤں میں جنگ پسند نہ تھی۔ جس وقت شانتی کا سندیش لئے کوروؤں کے پاس جانے لگے۔ تو دروپدی نے یہ کہہ کر غیرت دلانا چاہی۔ کہ بھگوان میرے اپمانت بالوں کی لاج رکھنا۔ پھر بھی وُہ کوروؤں کے پاس گئے۔ اور صلح کی ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن جب دریودھن کسی طور راہِ راست پر نہ آیا۔ تو وُہ کنتی کے پاس گئے۔ اور بتایا۔ کہ اب جنگ کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اس وقت کنتی نے مردہ قالب میں جان ڈالنے والے یہ الفاظ کہے"۔ وقت آگیا ہے جس کے لئے کشترانیاں ترجنا کرتی ہیں"۔ جنگ کا اعلان ہوگیا۔ اور بھگوان کرشن خود ارجن کا رتھ ہانک کر میدانِ جنگ میں لے گئے"۔ (پرتاپ ۲۵ اگست ۱۹۴۰ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت کرشن نے صلح کو ناممکن پا کر جنگ کا عزم کیا اور مہابھارت کا مشہور معرکہ اسی عزم کا نتیجہ تھا۔ دورانِ جنگ میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ لکھا ہے:-

"جب ارجن نے میدانِ جنگ میں اپنے مقابل اپنے گورو درون آچاریہ۔ اپنے بزرگ بھیشم پتامہ اور رشتہ داروں کو دیکھا تو اس کا دل دہل گیا۔ اور دھنش ہاتھ سے گر گیا۔ اس نے کہہ دیا۔ کہ میں دُنیا کی بادشاہت کے لئے بھی اپنے رشتہ داروں کا بدھ کرنے کو تیار نہیں۔ اس وقت بھگوان (کرشن) نے اسے وُہ اپدیش دیا۔ جو گیتا میں بند ہے ... اپدیش کا اثر یہ ہوا۔ کہ ارجن اپنے پاؤں پر کھڑا ہوگیا"۔ (حوالہ مذکور)

غرض اس عظیم الشان جنگ میں کرشن نے نہ صرف خود حصہ لیا۔ بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی پورے طور پر آمادہ کیا۔ رشتہ داری اُستادی۔ شاگردی وغیرہ تعلقات کو بالائے طاق رکھ کر اپنے فرض کو پُورا کیا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ منصف مزاج ہندوؤں کا ہرگز یہ حق نہیں۔ کہ وُہ محض جنگ کے باعث بانئ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کریں۔ گیتا کو مقدس کتاب ماننے والے اس امر کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کہ گیتا وُہ اپدیش ہے جس کے ذریعہ کرشن جی نے ارجن کو جنگ سے دل ہارنے سے باز رکھا تھا ؏

۳

کرشن جی نے جنگ کی۔ کوروؤں کی بڑی بھاری جمعیت کھیت رہی۔ اور فتح پانڈوؤں کی ہوئی۔ اس کا ذکر کرتے ہُوئے ایڈیٹر صاحب "پرتاپ" لکھتے ہیں:-

"پانڈوؤں کی یدھ نیتی بھگوان کے آدھین رہی۔ اور انہوں نے پانڈوؤں کی جے کے لئے ایسے طریق بھی برتے جو اخلاق کے بلند معیار پر شاید پُورے نہ اُتریں۔ پانڈوؤں کی کامیابی بھگوان کی کوششوں کا براہِ راست نتیجہ تھی"۔

اس عبارت میں ایڈیٹر صاحب نے دبی زبان سے کرشن جی کی پاک زندگی پر الزام لگایا ہے۔ ان کے خیال میں مہابھارت کی جنگ میں کرشن جی نے بعض ایسے طریق بھی برتے تھے۔ جو اخلاق کے بلند معیار پر پُورے نہیں اُتر سکتے۔ اگر ایڈیٹر صاحب "پرتاپ" انصاف سے کام لیتے۔ تو حضرت کرشن پر اس قسم کا ناروا اتہام نہ لگاتے حضرت کرشن اپنے زمانے کے بہترین انسان تھے۔ اس وقت وُہ اخلاق فاضلہ کا اعلیٰ ترین نمونہ تھے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ تاریخ نویسوں نے غلط واقعات درج کر دیئے ہوں۔ روایات میں ہر قسم کا امکان ہے۔ لیکن یہ ہرگز درست نہیں۔ کہ حضرت کرشن اخلاقِ فاضلہ کے مالک نہ تھے۔ ایڈیٹر صاحب اخبار "پرتاپ" کو چاہیئے تھا۔ کہ رگوید کے اس منتر پر غور کرتے۔ جس میں لکھا ہے۔ "تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو۔ اور نیچا دیکھے۔ مگر میری یہ آشیرباد انہی لوگوں کے لئے ہے۔ جو نیک اعمال اور نیکو خصال ہیں"۔ (ادھیائے ۳۔ منتر ۲)

اگر کرشن جی کے اخلاق عالیہ پر کوئی حرف آسکتا۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو اشیرباد نہ ملتی۔ اور وُہ اس میدان میں اپنے دُشمنوں پر غالب اور کامیاب نہ ہوتے۔

۴

جماعت احمدیہ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں حضرت کرشن ؑ کو خدا کا برگزیدہ نبی مانتی ہے۔ نبی اپنے وقت میں سب سے بڑھ کر بااخلاق انسان ہوتا ہے۔ اس لئے ہم ایڈیٹر صاحب "پرتاپ" کے ان الفاظ کو پسند نہیں کرتے۔ حضرت کرشن اپنے وقت میں اخلاقِ فاضلہ کا بے مثال نمونہ تھے۔ بانئ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ "واضح ہو۔ کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا۔ جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور بااقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وُہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وُہ خدا کی محبت سے پُر تھا۔ اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا"۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳-۳۴)

ان حالات میں اگر ہندو بھائی حضرت کرشن جی کے متعلق کوئی نازیبا بات قبول کرلیں۔ تو بھی جماعت احمدیہ اسے قبول نہیں کر سکتی ؏ خاکسار:- ابوالعطاء جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ سماج کے سامنے کوئی پروگرام نہیں

اسلام میں بلحاظ مذہب کئی ایسی خصوصیات ہیں۔ جو کسی دُوسرے مذہب میں آپ کو نظر نہ آئیں گی۔ یہ ایک مکمل مذہب ہے۔ جس کا مقصد نصب العین اور پروگرام معہ اپنی جزئیات اور تفاصیل کے روزِ اوّل سے معین ہے۔ اور ہر مسلمان دینی یا دنیوی جس رستہ پر بھی گامزن ہو۔ اپنے سامنے ایک سیدھی صاف اور ہموار سڑک پاتا ہے۔ جس پر چلنے سے اس کا منزلِ مقصود پر پہونچ جانا یقینی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ بعض پیش آمدہ، فروعی مسائل میں اجتہاد کا راستہ کھلا ہے۔ لیکن وہ بھی مقررہ اصول کے ماتحت ہی ہوسکتا ہے۔ ان سے اِدھر اُدھر جانے کی کسی کو اجازت نہیں۔ یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اسلام کو تمام دیگر ادیان سے ممتاز کرتی ہے۔ اور اسلام کے مکمل ہونے پر ایک قطعی دلیل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دنیا میں اسلام کی یہ خصوصیات پیش کرکے اسے افضل ترین مذہب ثابت کیا۔ تو آپ کی دیکھا دیکھی دوسروں کو بھی اپنے مذاہب کو مکمل اور افضل ثابت کرنے کا شوق چرایا۔ لیکن حقیقت حقیقت ہے اور بناوٹ بناوٹ۔ اور دونوں پر لمبے عرصہ کے لئے پردہ نہیں ڈالا جاسکتا۔

آریہ سماج بھی ان مذاہب کی صف میں تھا۔ جو کامل اور برتر کہلانا چاہتے تھے۔ اور اس کے لئے آریہ سماجیوں نے زور بھی بہت مارا۔ ان دلائل کی نقل کرتے ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے متعلق دی تھیں۔ آریہ سماجیوں نے بھی کھینچ تان کر کئی باتیں پیش کرنی شروع کردیں۔ لیکن بلحاظ نتائج وہ آج بھی وہیں ہیں۔ جہاں پہلے روز تھے۔ اور اس کا ثبوت وہ آرٹیکل ہے جو پرکاش ۲۹ ستمبر ۱۹۴۰ء نے "جیون کا لکش بناؤ" کے عنوان سے درج کیا ہے۔ اس میں غیر اقوام کی مثالیں دیکر آریہ سماج کو یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ جب تک کسی قوم کے سامنے کوئی پروگرام نہ ہو۔ وہ ترقی نہیں کرسکتی۔ اور پھر لکھا ہے۔

"آریہ سماج میں اس وقت کوئی کمی ہے تو یہ کہ اس کے سامنے پروگرام نہیں پروگرام نہ ہونے سے آریہ سماجی بیکار ہو رہے ہیں۔ اور ان کی شکتیاں ایک دوسرے سے لڑنے میں نشٹ ہو رہی ہیں۔ . . . . ضرورت ہے کہ آریہ سماج اپنا پروگرام بنائے۔ یہ پروگرام بڑا دشال ہوگا۔ کیونکہ اسے سنسار کو آریہ بنانا ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ پروگرام پانچ یا دس سال کا ہو۔ چاہے کتنے بھی برس لگیں۔ آرنبھ تو ہونا چاہیئے"

پھر لکھا ہے۔

"آریہ سماج کے روگ کا دارو یہ ہے۔ کہ اس کے سامنے لکش ہو۔ اور لکش کی پوارتی کے لئے پروگرام"

پچاس سال سے تو ہم یہ سن رہے تھے۔ کہ آریہ سماج ہی دنیا کا کامل ترین اور افضل ترین مذہب ہے۔ یہی اس بات کی صلاحیت رکھتا ہے۔ کہ ساری دُنیا کا آئندہ مذہب قرار پائے۔ لیکن آج یہ راز کھلا۔ کہ آریہ سماج کے سامنے اب تک نہ کوئی لکش ہے نہ پروگرام اور جس مذہبی تحریک کا پچاس سال سے زائد عرصہ تک کوئی پروگرام ہی معین اور مقرر نہ ہو۔ اس کے متعلق اتنے بڑے بڑے دعاوی پیش کرنے کو سوائے ستم ظریفی کے کیا نام دیا جاسکتا ہے۔ کس قدر عجیب بات ہے۔ کہ دعوےٰ تو آریہ سماج کے افضل و اکمل ہونے کا کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ویدک دھرم ہی دنیا کا واحد سچا اور کامل دھرم ہے۔ اسی سے دنیا کی نجات وابستہ ہے۔ مستقبل قریب میں یہی دُنیا کا مذہب قرار پائے گا۔ آریہ سماج کی تحریک اس دھرم کو دنیا میں سربلند کرنے کے لئے شروع ہوئی ہے۔ اور یہ دنیا کے کونے کونے میں اوم کا جھنڈا لہرا کر رہے گی۔ لیکن حالت ہے۔ کہ آج آریہ سماجیوں میں یہ تحریک شروع ہو رہی ہے۔ کہ اپنے لئے کوئی پروگرام معین کرلیں۔ اور پھر اس کے مطابق کام کریں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا ویدک دھرم نے اپنے پیرؤوں کے لئے کوئی پروگرام پیش نہیں کیا۔ کیا اس نے کوئی لکش نہیں بنایا۔ اگر بنایا ہے تو آج آریہ سماجیوں کو اس تشویش میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب پروگرام موجود ہے۔ تو اس پر چلتے جائیں۔ لیکن اگر موجود نہیں۔ تو پھر وہ انصاف سے بتائیں۔ کہ اس کے اکمل و افضل ہونے کے متعلق ان کے دعادی کس طرح درست سمجھے جاسکتے ہیں پھر نصف صدی سے زیادہ عرصہ خود آریہ سماج کی تحریک پر گزر چکا ہے۔ کیا اسے شروع کرتے وقت اس کے بانی کے سامنے کوئی پروگرام نہ تھا۔ اگر کوئی نہیں تو پھر اسے جاری کس لئے کیا گیا اور اگر تھا تو پھر آج پروگرام کی تلاش میں سرگردانی کیوں ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ آریہ سماج ایک وقتی تحریک تھی جو محض اسلام کے خلاف منتقمانہ جذبات کے ماتحت جاری کی گئی اس کا سرمایۂ حیات اسلام۔ اس کے مقدس بانی اور دیگر پیشواؤں کے خلاف دشنام طرازی اور الزام تراشی تک محدود تھا۔ مگر ظاہر یہ کیا جانے لگا۔ کہ ویدک دھرم دُنیا کا بہترین مذہب ہے۔ اور آریہ سماج عنقریب اسے دُنیا میں قائم کرکے رہیگا لیکن آج معلوم ہو رہا ہے۔ کہ ابھی آریہ سماجی وضع پروگرام کی الجھنوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ انہیں تا حال یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ ان کا مقصد زندگی کیا ہے۔ جس تحریک سے وہ وابستہ ہیں۔ اس کے بانی نے کیوں اس کی بنیاد رکھی تھی اور وہ اس سے کیا کام لینا چاہتا تھا چہ جائیکہ وہ کام کرنے کے قابل ہوسکی ہو۔

اسی مضمون میں پرکاش نے لکھا ہے۔

"لکش کے بغیر جیون میں دلچسپی کا سامان نہیں رہتا۔ اور دلچسپی کا سامان نہ ہونا ہی موت کا دوسرا نام ہے"

گویا صاف طور پر اعتراف کرلیا گیا ہے۔ کہ اس وقت آریہ سماج کے سامنے کوئی لکش نہیں۔ اور اُسے پورا کرنے کے لئے کوئی پروگرام نہیں۔ پروگرام اور لکش کے نہ ہونے سے جیون میں کوئی دلچسپی نہیں رہ سکتی۔ اور دلچسپی نہ ہونے کا نام موت ہے۔ گویا کھلے بندوں اس امر کا اعتراف کیا جارہا ہے۔ کہ آریہ سماج پر موت وارد ہے۔ گو اس میں زندگی پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ لیکن فی الحال تو اس کی موت کا صاف طور پر اقرار کرلیا گیا ہے۔

تعزیت کی قرارداد

۳۰ ستمبر۔ ٹیچر ایسوسی ایشن تعلیم الاسلام ہائی سکول نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا یہ اجلاس اپنے رفیق کار مکرم قاضی محمد احسن صاحب قریشی کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج اور تکلیف کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم نہائت مخلص دیندار، دیانتدار اور منکسر المزاج کارکن تھے۔ سکول اور سلسلہ کے کاموں میں پوری توجہ اور سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ اور اپنے ساتھیوں سے محبت اور تواضع سے پیش آتے تھے۔ ان کی بے وقت وفات ہمارے لئے بہت صدمہ کا موجب ہوئی۔ ہم اس جانکاہ صدمہ میں مرحوم کے خاندان اور پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی بلندئ درجات کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

سیکرٹری ایسوسی ایشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۹۷)

سالانہ رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ

(۱)

مختلف علاقوں کا دورہ

سال زیر رپورٹ کے ابتدائی ۴۳ دن خاکسار نے قادیان دارالامان میں گذارے۔ اور مورخہ ۴ جون ۱۹۳۹ء کو دوبارہ اس ملک کے لئے قادیان سے روانہ ہو کر مورخہ ۱۷ جون ممباسہ پہنچا۔ اور جولائی کے پہلے ہفتہ میں نیروبی پہنچا۔ یہاں تقریباً وسط اگست تک قیام کیا۔ اور پھر چند دن بعد ٹبورا آ گیا۔ جو ملی ظ تبلیغی و تعلیمی کام کے مشرقی افریقہ کا مرکز ہے۔ اگرچہ انتظامی لحاظ سے نیروبی کو ہی مرکز سمجھا جاتا ہے۔ اڑھائی ماہ کے قیام کے بعد دارالسلام ایک ماہ کے لئے گیا۔ اور پھر واپس ٹبورا میں دسمبر کے آخری ہفتہ تک کام کیا۔ ماہ دسمبر کی آخری تاریخ۔ اور جنوری کی شروع کی تاریخوں میں نیروبی میں مقامی طور پر جشن جوبلی کی تقریب میں شمولیت کے لئے پہنچا۔ اور فروری ۱۹۴۰ء کے وسط تک ٹھہر کر یوگنڈا کا ایک ماہ تک دورہ کیا۔ اس کے بعد سال زیر رپورٹ کا آخری مہینہ اپریل ٹبورا میں گزارا۔

مخالفت میں کمی

مختلف علاقوں کا دورہ کرنے سے اس سال یہ معلوم ہؤا۔ کہ گذشتہ سالوں میں مخالفت کی جو شدت تھی۔ وہ اب کے سال نہ تھی۔ بائیکاٹ وغیرہ کے بند کافی ڈھیلے ہو چکے ہیں۔ بلکہ بعض غیر احمدی اب پھر احمدیوں سے شیروشکر ہو رہے ہیں۔ اور ان سے ملتے جلتے ہیں چنانچہ یہ عجیب بات ہے۔ کہ یوگنڈا کے دوروں میں بعض غیر احمدیوں نے اپنی موٹروں پر خاکسار کو بعض علاقے دکھائے۔ اور ان کی معیّت میں لٹریچر عیسائیوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور وہ لوگ جو بات سننا تو درکنار شکل تک دیکھنے کے روادار نہ تھے خواہش کر کے مجھے ملنے کے لئے بار بار آتے رہے۔ اور سلسلہ کی تبلیغ سے متأثر ہوتے رہے۔ یہی حال ٹانگانیکا اور کینیا کے بعض علاقوں میں بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ اس خوشگوار تبدیلی سے حتی المقدور تبلیغی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاتی رہی۔ اور خدا کے فضل سے امید کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ سال میں اس کے نتائج کسی حد تک بہتر دیکھنے میں آئیں گے۔ انشاء اللہ۔

باوجود اس کے کہ ہر سہ علاقوں میں بہت حد تک مخالفت کی شدت میں کمی رہی۔ پھر بھی ٹبورا، ٹانگا اور ممباسہ میں جذبات مخالفت کام کرتے رہے۔ ممباسہ میں خاکسار نے متعدد مجالس میں نوجوان عرب طبقہ کو تبلیغ کی۔ اور خدا کے فضل سے اس کا ایک خاص حصہ پر اثر بھی ہؤا۔ اس اثر کو محسوس کرتے ہوئے وہاں مخالفت شروع ہوئی۔ اور سال زیر رپورٹ کے آخری حصہ میں ایک نام نہاد عرب نے سواحیلی زبان میں ہمارے خلاف اپنی تازہ کتاب میں بہت کچھ لکھا۔ اور ملکی لوگوں اور عربوں کو ہمارے خلاف اکسانے کی کوشش کی۔ ٹانگا میں ہندوستانی احمدیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت جو تین افراد پر مشتمل ہے کی تبلیغ اور جدوجہد سے ایک سمجھدار نوجوان میاں فضل الٰہی صاحب احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور اس پر مخالفت کا بازار گرم ہو گیا۔ مساجد میں بذریعہ نوٹس احمدیوں کو داخل ہونے سے روکا گیا۔ قبرستانوں میں دفن کرنے کی ممانعت کی گئی۔ اور ملکی لوگوں کو ان کے خلاف کافی اکسایا گیا۔ اور بعض ملازم لوگوں کی تبدیلی بلکہ نکلوانے کے لئے کوشش کی گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی کوششوں میں ناکام رکھا۔ اور وہ بُری طرح ذلیل ہوئے۔ بلکہ ان میں سے ایک شخص تو چودہ ہزار شلنگ کے غبن میں ماخوذ ہو چکا ہے۔

تبلیغی اثرات

دار التبلیغ کا تبلیغی و تعلیمی کام خوش اسلوبی سے جاری رہا۔ اور مختلف رنگوں میں اصل باشندوں ہندوستانیوں اور دوسرے لوگوں تک احمدیت پہنچانے کی کوشش کی جاتی رہی۔ خدا کے فضل سے اس کے نتائج بھی دیکھنے میں آئے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۳۹ء کی رپورٹ میں جو سہ ماہی رسالہ "انٹرنیشنل ریویو آف مشنز" (لنڈن) کی جلد ۲۹ نمبر ۱۱۳ میں مسیحیوں کی تبلیغی کارگزاریوں کے متعلق شائع ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ کے متعلق حسب ذیل الفاظ چھپے ہیں:۔

"نیروبی میں فرقہ احمدیہ کی کوششیں تشویش پیدا کر رہی ہیں جس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ علیحدہ مسلمانوں میں تبلیغ کے لئے کوئی مشنری نہیں ہے۔ مرکزی مجالس تالیف و تصنیف برائے اہل اسلام کو کہا گیا ہے کہ وہ سادہ لٹریچر تیار کرے جو افریقی عیسائیوں کو مسلمانوں کے دلائل کا جواب دینے میں مدد دے۔"

"کینیا کی طرح ٹانگانیکا میں بھی احمدیہ تحریک طاقتور ہے۔ اور بڑھ رہی ہے۔ یہ ایک ماہوار رسالہ شائع کرتی ہے۔ اور (ملکی باشندوں) کے اندر تبلیغ کرتی ہے۔ جرمن مشن اس تبلیغ کے متعلق پورے چوکس رہتے ہیں۔ اور انہوں نے دو مشنری اسلامی پراپیگنڈا کے جواب کے لئے مخصوص کئے ہوئے ہیں۔"

ان تمہیدی سطور کے بعد سال دوران میں جو کام ہؤا ہے۔ مختلف عنوانوں کے ماتحت اس کی رپورٹ اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

تحریری کام

سال زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل تحریری کام ہؤا:۔

(الف) ترجمہ قرآن مجید بزبان سواحیلی۔ نومبر ۱۹۳۹ء سے شروع کیا گیا۔ قبل ازیں سپارہ اول کا ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ اور اب آخری سپاروں کا ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ اور اس وقت تک آخری چار سپاروں کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ اس ترجمہ کے سلسلہ میں یہ لکھ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت سواحیلی میں قرآن مجید کا ترجمہ ایک پادری Godfrey. کا کیا ہؤا ہے۔ جس میں کئی نقائص ہیں۔ اوّل ترجمہ ایسے رنگ میں بعض آیات کا کیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید پر اعتراضات پڑ سکیں۔ دوم کئی آیات کا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ سوم۔ کئی آیات کا ترجمہ غلط کیا گیا ہے۔ چہارم۔ عام فہم زبان میں ترجمہ نہیں کیا گیا پنجم۔ تفسیری نوٹس میں اسلام کے خلاف اور قرآن مجید پر متعدد اعتراضات کر کے اسلام و قرآن کی اعلیٰ تعلیم کو بدنما بنانے کی کوشش کی گئی ہے وغیرہ۔

بنا بریں ہم نے جو ترجمہ شروع کیا ہے۔ اس میں مندرجہ بالا نقائص کا ازالہ ساتھ ساتھ کیا جا رہا ہے۔ ترجمہ کرتے ہوئے میں اپنے ساتھ سکول کے افریقن استاد کو بطور مددگار کے رکھتا ہوں ساتھ ساتھ یہ ترجمہ میں خود ہی ٹائپ بھی کرتا جا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تکمیل کی توفیق دے۔

(ب) رسالہ سواحیلی کے لئے سال زیر رپورٹ میں ۱۷ عنوانات پر مضامین لکھے گئے۔ اور پھر انہیں ٹائپ بھی کیا گیا

(ج) عرصہ زیر رپورٹ میں ۴۱۰ خطوط روانہ کئے گئے۔ یہ خطوط مندرجہ ذیل اغراض کے سلسلے میں لکھے گئے:۔ (۱) تبلیغی (۲) تعلیمی (۳) مرکزی دفاتر و نظارتوں کی رپورٹیں ماہوار اور سالانہ اور مختلف استفسارات کے جوابات (۴) جماعتوں و افراد کو مالی اور چندوں کے متعلق تحریکات وغیرہ۔ (۵) ذاتی خطوط۔

(د) گذشتہ پانچ سال سے میرا طریق ہے کہ روزمرّہ کی ڈائری قلمبند کرتا ہوں۔ حسب دستور اس سال بھی خاکسار ڈائری قلمبند کرتا رہا۔

(س) اخبار الفضل کے لئے ایک مضمون "بددعا اور انبیاء علیہم السلام کا طریق" کے عنوان لکھا گیا۔ اسی طرح جوبلی کے موقعہ پر مشرقی افریقہ کی احمدیہ جماعتوں اور تبلیغی حالات پر ایک مستقل مضمون لکھا گیا۔ جو کئی قسطوں میں شائع ہؤا۔ (باقی)

خاکسار۔ شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے طول و عرض میں سیرۃ النبیؐ کے شاندار جلسے

نوشہرہ

سیرت النبی کا جلسہ نوشہرہ میں زیر صدارت مرزا غلام حیدر صاحب بی اے ایل۔ ایل بی وکیل امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ مرزا صاحب نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مختلف دوستوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔

خاکسار:۔ اعراف اللہ سکرٹری تبلیغ

لائل پور

جلسہ سیرت النبی لائل پور عید باغ میں منعقد کیا گیا۔ غیر مسلم اصحاب کی خاصی تعداد جلسہ گاہ میں پہنچ گئی۔ لیکن غیر احمدی مسلمانوں نے اس جلسہ میں جو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو ظاہر کرنے کی غرض سے ترتیب دیا گیا تھا شرکت میں اپنی کسر شان سمجھی۔

جناب پنڈت پرمرام صاحب ٹیچر سناتن دھرم ہائی سکول نے ایک نہایت معنی خیز اور برجستہ تقریر فرمائی۔

خاکسار:۔ بشیر احمد قائم مقام امیر جماعت

کھیوہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ

موضع کلاسوالہ میں سیرت النبیؐ کا جلسہ زیر صدارت پنڈت سنت رام صاحب کیا گیا۔ سکھ صاحبان کی حاضری کی تعداد کافی تھی۔ مولوی چراغ دین صاحب سکنہ کھیوہ باجوہ اور چوہدری ابو محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت کھیوہ کلاسوالہ نے تقریریں کیں۔ پنڈت سنت رام صاحب نے بھی مختصر سی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔

خاکسار:۔ محمد صادق

پٹیالہ

کارروائی مجلسہ سیرت النبی زیر صدارت جناب بابو چوکس رام صاحب پریذیڈنٹ تھیوسوفیکل سوسائٹی شروع کی گئی۔ مولوی فضل الرحمن صاحب سامانوی نے اغراض جلسہ بیان کئے۔

جناب پنڈت جگن ناتھ صاحب نے باہمی اتحاد اور صلح کل مسلک پر تقریر فرمائی اور ایسے جلسوں کی اشد ضرورت کا اظہار کیا۔ صاحب صدر نے ایک گھنٹہ حضور سرور کائنات کے محامد اور اسی قسم مبنی بر اتحاد جلسوں کی تعریف اور ضرورت پر پرزور تقریر کی۔

جناب ڈاکٹر بالمکند صاحب سب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ و سکرٹری تھیوسوفیکل سوسائٹی نے اپنی ایک نظم نعتیہ رنگ کی حضور سرور کائنات کی مدح میں پڑھ کر سنائی۔ مولوی محمد حسن صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت پٹیالہ نے مضمون پڑھ کر سنایا۔

خاکسار:۔ سراج الحق سکرٹری انجمن احمدیہ پٹیالہ

دھرم کوٹ بگہ

زیر صدارت مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل سیرت النبی کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں دیگر مختلف مذاہب کے لوگوں نے بھی شمولیت اختیار کر کے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر تقریریں کیں۔

خاکسار:۔ عبد الغنی جنرل سکرٹری

سمبڑیال

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت ملک نیاز علی صاحب ہوا۔ جس میں حاجی بابو نیاز علی صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔

خاکسار:۔ ملک سراج الدین

قصور

سنٹرل فلور ملز قصور میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بصدارت مولانا مولوی عبد القادر صاحب جو کہ کانگرس کے مایہ ناز لیڈر اور پراسنے وکیل ہیں منعقد کیا گیا۔ حاضری تین چار صد معزز اشخاص پر مشتمل تھی۔ اور ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل جلسہ ہوئے صاحب صدر نے صدارتی تقریر میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس مبارک تحریک پر خراج تحسین ادا کیا اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے متعلق آدھ گھنٹہ روشنی ڈالی۔ ان کے بعد سردار عجائب سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل نے اسلام اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہایت اچھے الفاظ میں اظہار عقیدت کیا۔ اور بیان کیا کہ میں نے جہاں تک اسلام اور حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے کوئی بات ایسی نظر نہیں آتی۔ جو قابل اعتراض ہو۔ حضرت محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے جو جنگیں کیں وہ مدافعانہ تھیں۔ عام مسلمانوں کے موجودہ طرز عمل کو دیکھ کر جو کہ انفرادی رنگ میں کبھی تشدد کر بیٹھتے ہیں۔ میرا خیال ہے بعض مصنفین و مورخین نے اسلام کے چہرے کو آلودہ کرنے کی جرأت کی ہے۔ لیکن اسلام اور حضرت محمدؐ کی تعلیم ان عیوب سے منزہ ہے۔

پھر پیر صلاح الدین صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بی وکیل فاضلکا اور مولوی محمد اعظم صاحب نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالی۔

خاکسار:۔ عطا محمد سکرٹری

پاڑی پورہ کشمیر

مسجد احمدیہ پاڑی پورہ میں جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ عزیزم راجہ عطاء اللہ خان صاحب جلسہ کے صدر مقرر ہوئے مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری و خاکسار۔ و خواجہ غلام رسول صاحب اور عطاء اللہ خان صاحب نے تقریریں کیں۔

راجہ غلام محمد خان سکرٹری۔

سنور

جناب بابو جان محمد صاحب کی صدارت میں سیرت النبی کا جلسہ ہوا۔ جس میں جناب پنڈت شکی پرشاد صاحب اور حافظ نوشی محمد صاحب اور مولوی فضل الرحمن صاحب قمر سامانوی نے تقریریں کیں اور سامعین پر بہت اچھا اثر پڑا۔ بہت سے غیر احمدی لوگ اور معزز مستورات جلسہ میں شریک ہوئے۔

محمد احمد قمر

لودھیانہ

جلسہ سیرت النبی مسجد احمدیہ میں ہوا۔ جس میں احمدی مقررین نے تقریریں کیں۔ جلسہ میں غیر احمدی۔ سکھ و ہندو حضرات نے بڑے شوق سے شمولیت فرمائی اور تقاریر سن کر بہت محظوظ ہوئے

محمد حسین شاہ قانون گوئی پنشنر سکرٹری

کاٹھگڑھ

سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت چوہدری عبد الحی خان صاحب پنشنر نائب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے پنڈت بھلا رام صاحب پریذیڈنٹ مقامی آریہ سماج نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں حضرت محمد صاحب کو ویسے ہی عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں جیسا کہ ہندوؤں کے رشیوں اور اوتاروں کو۔ اور ہماری کتابیں ایسی ہی تعلیمیں دیتی ہیں۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے تقریر فرمائی۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مفصل روشنی ڈالی۔ پنڈت جگدیش چندر صاحب نے بیان کیا کہ ہمیں ہر مذہب کے پیشوا اور رہنما کی عزت کرنی چاہیئے اور یہ کہ اگر جلسوں کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو بہت جلد دنیا میں امن و امان کا دور دورہ ہو جائے گا۔ اور باہمی فسادات ملیامیٹ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد خاکسار نے "رسول کریمؐ کا قبل اور بعد از جنگ اپنے دشمنوں کا سلوک" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں عبد اللطیف خان صاحب بورڈر تحریک جدید نے ایک مضمون حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔ ہندو صاحبان بھی کافی تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے۔

خاکسار:۔ عبد الرحمن خان مولوی فاضل

نبی پور (گورداسپور)

سیرت النبیؐ کا جلسہ زیر اہتمام جماعت احمدیہ گورداسپور شہر موضع نبی پور میں زیر صدارت چوہدری عبد الکریم صاحب چیف نمبردار منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن اور نظم خوانی کے بعد خاکسار اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔

خاکسار: عنایت اللہ ... گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

122

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۵ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ دشمن نے ایک جہاز پر حملہ کر کے جو ہندوستان آرہا تھا۔ دو مسافر ہلاک کر دیئے۔ باقی سب بخیریت ہیں۔

واشنگٹن ۵ اکتوبر۔ امریکہ کے ۳۶۹ جنگی جہازوں کے بیڑا میں مزید ۷۰۱ جنگی جہازوں کے اضافہ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ تجویز گویا ڈکٹیٹروں کے مشرق و مغرب میں فاسد ارادوں کا جواب ہے۔

لنڈن ۵ اکتوبر آج مسٹر چرچل کی دعوت پر چینی سفیر نے ان سے ملاقات کی۔ گفتگو کے متعلق کوئی سرکاری اعلان نہیں ہوا۔ غالباً برما روڈ کے متعلق آج کل کوئی اعلان ہوگا۔

جرمن ریڈیو یہ پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ کہ برطانی نوآبادیات میں جنگ کے لئے لوگوں سے زبردستی روپیہ وصول کیا جا رہا ہے۔

فرانس اور جرمنی میں ایک خفیہ معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے رو سے الساس اور لورین کا علاقہ جرمنی کو دیدیا جائے گا۔ فرانسیسی بیڑہ ایسے کوڈ الفاظ استعمال کرے گا۔ جنہیں جرمن اور اطالوی سمجھ سکیں گے۔

آج جاپانی وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکہ نے جاپان کے خلاف مہم شروع کر دی ہے۔ اور وہ خواہ مخواہ جاپان کو جنگ کے نزدیک لا رہا ہے۔ امریکہ کے سیاسی حلقوں میں اس بیان کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے

ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ برطانی حکومت نے اس شرط پر برما روڈ کھول دینے کا فیصلہ کیا ہے کہ چین موجودہ جنگ میں جمہوریتوں کے ساتھ مل جائے۔ اور چینی گورنمنٹ نے یہ شرط منظور کر لی ہے۔ برطانیہ چین کو تیل بھی ادھار دے گا۔

واردھا ۵ اکتوبر۔ گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ میں جلد ہی میدان جنگ میں اتر رہا ہوں۔ کانگرس آزادی تقریر پر کوئی پابندی برداشت نہیں کر سکتی۔ میں برطانیہ کو جھکنے پر مجبور کر دوں گا۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوجوں نے فرانسیسی مغربی افریقہ کی بحر اوقیانوس پر واقع اہم بندرگاہ ڈاکر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور تمام رستوں کا کنٹرول اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ اور نہایت سرعت کے ساتھ ہوائی اور بحری اڈوں کی تعمیر کر رہے ہیں۔ ڈاکر کی ناکہ بندی مضبوط کر دی گئی ہے۔ جنرل ویگان بھی پہنچ گیا ہے۔ نیم مارشل لاء جاری ہے۔ فرانسیسی مغربی افریقہ کے گورنر نے اعلان کیا ہے۔ کہ حالات نازک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ اور یہ سارا علاقہ محاصرے میں ہے۔ اس سے بحر اوقیانوس میں برطانی جہازوں کے لئے بہت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ قیاس ہے کہ جنوبی امریکہ پر حملہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں

ماسکو ۵ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روس اور جرمنی کے درمیان ایک اور معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کے رو سے دونو ممالک میں مسافروں اور مال کی براہ راست آمد و رفت ہو سکے گی۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ آج رات جرمن جہازوں نے انگلینڈ کے ساٹھ مقامات پر ہوائی حملے کئے۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ متعدد اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے۔ تین گھنٹے تک جرمن اور برطانی ہوائی جہازوں میں گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ دو جرمن ہواباز پیراشوٹ کے ذریعہ اترے۔ مگر پکڑ لئے گئے۔ آٹھ جہاز تباہ کر دیئے گئے۔

کلکتہ ۶ اکتوبر گورنمنٹ بنگال نے گاندھی جی کے پرائیویٹ سکرٹری مسٹر مہادیو ڈیسائی کو مسٹر سبھاش چندر بوس سے ملاقات کی اجازت دیدی ہے۔ مسٹر ڈیسائی آج دارجلنگ سے کلکتہ روانہ ہو گئے۔ کل وہ کلکتہ پریذیڈنسی جیل میں مسٹر بوس سے ملاقات کریں گے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ بہار کے موسم تک کینیڈا میں ۵ لاکھ سپاہی ٹریننگ حاصل کر لیں گے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ وشی گورنمنٹ نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ ڈیکار میں ہلچل مچی ہوئی ہے اور یہ کہ جنرل ویگان وہاں روانہ ہو گئے ہیں

لنڈن ۶ اکتوبر۔ نازیوں کو اگر اب بھی یہ امید ہے کہ وہ برطانیہ پر حملہ کر سکیں گے تو انہیں یہ خبر سن کر بہت مایوسی ہوگی کہ آج انگلش چینل میں خوب کہر چھایا ہوا ہے۔ بوندا باندی ہو رہی ہے سمندر خوب ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور آسمان بادلوں میں چھپا ہوا ہے۔

لکھنؤ ۶ اکتوبر۔ گورنر یوپی نے وبائی بیماریوں کے قانون کے ماتحت کچھ قاعدے بنائے ہیں۔ جن پر یکم اکتوبر سے ۳۱ دسمبر تک تمام ضلع آگرہ میں عمل کیا جائے گا۔ کیونکہ ایک بہت بڑے میلے کی وجہ سے جس پر کثرت سے لوگ جمع ہو رہے ہیں۔ اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں یوپی میں ہیضہ نہ پھوٹ پڑے۔

دہلی ۶ اکتوبر۔ کانگرس نے لڑائی کے خلاف آزادی تقریر کا جو مطالبہ کیا ہے اس کے متعلق مسٹر چمن لال سیتلواڈ نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ کانگرس کسی ایک بات پر کبھی قائم نہیں رہتی۔ جب کانگرسی وزارتوں نے مختلف صوبوں بالخصوص صوبہ بمبئی میں نشہ بندی کا قانون نافذ کیا تو انہیں کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہیں یاد ہوگا کہ اس وقت کانگرسی حکومتوں کو بھی طاقت کا استعمال کرنا پڑا تھا۔ آپ نے بیان دیتے ہوئے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ لڑائی کے کاموں میں روکاوٹ ڈال کر ملک کی عزت کس طرح برقرار رہ سکتی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس طرح تو نازی ازم کو مدد ملے گی۔ حالانکہ گاندھی جی خود کہہ چکے ہیں۔ کہ انہیں نازی ازم سے ایسی ہی نفرت ہے جیسی ایک انگریز کو۔

لنڈن ۶ ستمبر۔ یوگوسلاویہ کے مچھیروں کو ایک اطالوی بمبار جہاز کا ڈھانچہ ملا ہے جسے انگریزی جہازوں نے ایڈریاٹک میں ڈبو دیا تھا۔ اسی طرح برطانیہ میں انگریزوں کو بعض جرمن جہازوں کے ٹکڑے ملے ہیں جن کی وہ جانچ پڑتال کر رہے ہیں۔ ان ڈھانچوں اور ٹکڑوں کو بغور دیکھنے سے انگریز مدبر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جرمنی اور اٹلی کے جہاز پرانی قسم کے ہیں اور آج کل وہ زیادہ عرصہ تک کام نہیں دے سکتے۔ بہت سے جہاز تو ایسے ہیں کہ وہ لڑائی کے کاموں کے لئے بنائے ہی نہیں گئے تھے ان میں معمولی تغیر کر کے انہیں لڑائی کے کاموں پر لگا لیا گیا ہے۔ آج صبح برطانیہ پر جو ہوائی حملہ ہوا۔ اس میں جرمنی کے دو جہاز نیچے گرا لئے گئے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ جن جرمن چھاؤنیوں میں برطانیہ پر حملہ کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ ان پر انگریزی جہازوں نے بمباری کر کے انہیں بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ مگر ہٹلر کو اب بھی امید ہے کہ وہ برطانیہ پر کامیاب حملہ کر سکے گا سویڈن کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ یورپ کے مغربی کنارے پر جرمن نئی بندرگاہیں بنا رہے ہیں۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ آج برطانیہ کے محکمہ اطلاعات کے وزیر مسٹر ڈف کوپر نے ایک بیان دیتے ہوئے بتایا۔ کہ ہندوستان نے موجودہ جنگ میں برطانیہ کو کیا مدد دی ہے۔ آپ نے بتایا کہ نوآبادیات نے جنگ میں برطانیہ کو خود بخود مدد دینے کا فیصلہ کر کے شاندار مثال قائم کی ہے۔ بہت سے ممالک بالخصوص امریکہ کو ہندوستان کے متعلق صحیح حالات معلوم نہیں مگر اس پروپیگنڈا کے نتیجہ میں اسے حالات کا صحیح علم ہو جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ہونہار بچے کی افسوسناک وفات

میرا نواسہ عزیز منور احمد (ولد برادرزادہ صوبیدار مظفر خان صاحب) ۱۵-۱۶ تبوک ۱۳۱۹ ہش کی درمیانی شب چند گھنٹے بیمار رہنے کے بعد وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ۳۰- اپریل ۱۹۳۱ء بروز پنجشنبہ پیدا ہوا۔ اور شیر خوارگی سے لیکر ستمبر ۱۹۳۶ء تک قادیان میں ہی پرورش پاتا رہا۔ بعد میں بڑھاپا یا بوٹی چھاؤنی اپنے والد کے پاس گیا اور ایک سال چند دن رہ کر واپس آگیا۔ میں نے اسکو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا کر قرآن شریف کا عبور کرایا۔ روزانہ قرآن شریف کے دو تین رکوع تلاوت کیا کرتا تھا۔ اور تلاوت قرآن کو سکول کی پڑھائی پر مقدم رکھتا تھا۔ دینیات میں ہمیشہ با تعریف نمبر حاصل کرتا رہا۔ مجلس اطفال کا ممبر تھا۔ نماز کا بہت پابند تھا۔ دینی مسائل ہمیشہ دریافت کرتا رہتا تھا۔ مزید برآں خوبی یہ تھی کہ ہر مسئلہ پر فوراً عمل شروع کر دیتا تھا۔ مسجد مبارک میں نماز عشاء باقاعدہ ادا کرتا۔ بعض دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ نماز عشاء پڑھ کر مسجد میں ہی سو گیا۔ اور ۱۲ بجے رات کو جگا کر گھر لایا گیا۔ سیرت النبی کے جلسہ منعقدہ مسجد اقصےٰ مورخہ ۱۵- تبوک میں عزیز منور احمد شامل ہوا۔

۱۲ بجے مسجد سے فارغ ہو کر گھر آیا۔ اور گھر سے بازار جا کر برف لایا۔ راستہ میں سنے ہوئی۔ گھر آیا تو بخار ہو گیا۔ معمولی علاج معالجہ کے نتیجہ میں پانچ بجے شام سے پہلے بخار تو اتر گیا۔ مگر وہ مجھے کہنے لگا۔ کہ آج میں مر جاؤں گا۔ میں نے اسبات کی کوئی پرواہ نہ کی اور اسے یوں ہی ٹال دیا۔ ۵ بجے کے بعد کھیلتا کودتا رہا۔ اور ۸ بجے سو گیا۔ ۹½ بجے اس نے پانی مانگا۔ جب پانی دیا گیا تو کہنے لگا کہ میری کمر میں درد ہے۔ میں اکڑ گیا ہوں۔ کمر پر آیوڈکس اور تیل سے مالش کرو۔ دیکھا تو اسے تشنج کا مقابلہ تھا۔ نیز بخار بھی۔ اسی وقت بعض رشتہ داروں اور عزیزوں کو اطلاع دی گئی مگر مرض بڑھتا گیا۔ اور اسکی حالت تشویشناک ہو گئی۔ اسی دوران میں ڈاکٹر فضل کریم صاحب بھی آ گئے۔ مگر انہوں نے مریض کو دیکھ کر اسے لاعلاج بتایا۔ جب اسکی حالت بہت ہی خراب ہو گئی۔ تو خود بخود اس نے تعوذ۔ بسم اللہ۔ سورہ فاتحہ۔ سورہ اخلاص اور ساری نماز بلند آواز سے پڑھ کر سلام پھیرا۔ پھر دعائیں مانگتا رہا۔ کہ یا اللہ میرے گناہ معاف کر۔ میرا بخار اتار دے۔ اور اپنے خاندان کے دوسرے لوگوں کے لئے بھی دعائیں مانگتا رہا۔ اس کے بعد اس نے معوذتین ۳ کو بار بار پڑھا۔ اسی دوران میں اس کا سانس اکھڑ گیا۔ اور وہ اپنے پیدا کرنے والے سے جا ملا۔ عزیز منور احمد تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تیسری جماعت میں پڑھتا تھا۔ موسمی تعطیلات ۲۰ ستمبر کو ختم ہو کر ۲۱ ستمبر کو سکول کھلنا تھا۔ کہ بلانے والے نے اس کو بلا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خاکسار محمد الدین عفی عنہ مدرس مقبرہ بہشتی قادیان۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تعطیلات دسہرہ کے لئے رعایت

آئندہ تعطیلات دسہرہ کے لئے ۲۸ ستمبر سے ۱۰- اکتوبر ۱۹۴۰ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی ٹکٹ جو ۲۱- اکتوبر ۱۹۴۰ء تک کار آمد ہو سکیں گے مندرجہ ذیل شرح پر جاری کئے جائیں گے بشرطیکہ یک طرفہ مسافت ۳۰ میل سے زیادہ ہو۔ یا ایکسو ایک میل کا رعایتی کرایہ ادا کر دیا جائے

اول اور دوم درجہ ۱ ۱¼ کرایہ

درمیانہ اور سوم درجہ ۱ ۱¼ کرایہ

جنرل منیجر لاہور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا

فاروق کے متعلق ارشاد

فرمایا فاروق کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا غنیمت ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں۔ اڑھائی روپیہ سالانہ دیں۔ انہیں رمضان میں میرا خطبہ بھی مل جائے گا اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

المعلن خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے دیانتدار ثابت ہوئے ہیں۔

الہام الیس اللہ بکاف عبدہ

خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا تیار کئے جاتے ہیں۔

سلور جوبلی میڈل

جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ ۳- آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں۔

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

منافعہ پر روپیہ لگانے کا محفوظ طریق

صدر انجمن احمدیہ کو ان دنوں بعض اہم ضروریات کے پیش نظر جائداد کی کفالت پر روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہے۔ جو دوست اس غرض کے لئے روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ وہ اطلاع دیں یہ روپیہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ ہر ایک ہزار روپیہ کے عوض ایسی جائداد رہن کی جائے گی۔ جس کا ماہوار کرایہ کم از کم مبلغ پانچ روپے ہوگا۔ اور صیغہ ہذا خود بھی ایسی جائداد کرایہ پر لے کر کرایہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ اصل زر رہن بھی مقررکردہ وقت سے پہلے اطلاع دینے پر واپس کیا جا سکے گا۔ الغرض روپیہ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ اور ایک خاصی رقم کرایہ بھی ملتی رہے گی۔

بنکوں میں روپیہ رکھنے سے یہ طریق مفید بھی ہے۔ اور محفوظ بھی اور موجب ثواب بھی۔ پس جو دوست اس کام پر روپیہ لگا کر فائدہ اور ثواب دونو چیزیں حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں وہ جلد مطلع فرمائیں۔ کہ وہ کس قدر رقم دینے کے لئے تیار ہیں۔

(ملک) مولا بخش ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah